ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق جملہ خط و کتابت بنام مینیجر الفضل ہو

جلد ۳۰ | ۳ ماہ شہادت ۱۳۲۱ ھش | ۱۶ ربیع الاول سنہ ۱۳۶۱ ھ | ۳ ماہ اپریل سنہ ۱۹۴۲ء | نمبر ۷۶

مدینۃ المسیح

قادیان یکم ماہ شہادت ۱۳۲۱ ہش سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج نو بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔ البتہ اس وقت حضور کو کچھ ضعف کی شکایت ہے۔ احباب دُعائے صحت کریں۔

فنانشل سکرٹری صاحب تحریک جدید نے آج آٹھ بجے شب اُن اصحاب کی فہرست حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور بغرض دُعا پیش کی۔ جنہوں نے ۳۱ مارچ تک تحریک جدید کے وعدوں کو پورا کر دیا ہے۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے مہاشہ محمد عمر صاحب اور گیانی عباد اللہ صاحب بھینی ضلع لدھیانہ بسلسلہ تبلیغ بھیجے گئے۔

روزنامہ الفضل قادیان — ۱۶ ربیع الاول سنہ ۱۳۶۱ ھ

موجودہ جنگ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی

بہار کے موسم میں جس عذاب شدید کے پے بہ پے آنے کی خبر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بذریعہ وحی الٰہی اس طرح دی تھی۔ کہ

کب یہ ہوگا یہ خدا کو علم ہے پر اس قدر
دی خبر مجھ کو کہ وُہ دن ہونگے ایامِ بہار

اور جسے واقعات اور حالات نے حرف بحرف موجودہ جنگ پر منطبق کر دیا ہے۔ خاص کر موسمِ بہار میں جو شدّت جنگ میں پیدا ہوتی اور بار بار پیدا ہوتی ہے۔ اس نے کسی عقل و فکر رکھنے والے انسان کے لئے شک و شُبہ کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہنے دی۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کا اعتراض

لیکن افسوس کہ مولوی ثناء اللہ صاحب ایسے کھلے اور واضح واقعات پر بھی پردہ ڈالنے کی کوشش سے باز نہیں رہے۔ چنانچہ ۲۰ مارچ کے "اہلحدیث" میں انہوں نے "قادیان میں موسمِ بہار" کے غیر متعلق عنوان سے ایک مضمون شائع کیا ہے:۔ جس میں اس بات کو تو بالکل نظر انداز کر دیا ہے۔ کہ موسم بہار سے اس پیشگوئی کا جو تعلق ہے۔ اور جس کے ثبوت میں ہم نے متحارب حکومتوں کے بیانات نقل کئے ہیں جو اس پیشگوئی میں ایک ایسا مرکزی نقطہ ہے کہ اسی پر اس کا دارو مدار ہے۔ اور اس سے اس کی صداقت کے متعلق فیصلہ کیا جا سکتا ہے۔ البتہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یہ الفاظ پیش کر کے کہ

"پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی"

اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ زلزلہ موعود کے وقت بہار کے دن ہوں گے"۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ صفحہ ۹۶)

لکھا ہے:۔

"یہ عبارت مرزا صاحب کی طرف سے کھلی تصریح ہے۔ کہ یہ الہام زلزلہ موعودہ کے متعلق ہے۔ جو بقول ان کے موسم بہار میں آنا مقدر تھا۔ اب سوال یہ ہے۔ کہ کیا موسم بہار کا موعودہ زلزلہ دُنیا میں آیا ہم ڈنکے کی چوٹ کہتے ہیں۔ کہ ہرگز نہیں آیا۔ کیونکہ مرزا صاحب صفحہ مذکور پر لکھتے ہیں۔ کہ بار بار وحی الٰہی نے مجھے اطلاع دی ہے۔ کہ وُہ پیشگوئی میری زندگی میں میرے ملک میں اور میرے ہی فائدہ کے لئے ظہور میں آئے گی"۔

خلاصۂ اعتراض

گویا مولوی صاحب کا اعتراض یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی زلزلہ کے متعلق تھی۔ نہ کہ کسی اور آفت کے متعلق جو خواہ کتنی ہی زلزلہ سے مشابہت اور مشارکت رکھتی ہو۔ اور یہ زلزلہ آپ کی زندگی میں آنا چاہیئے تھا۔

کس قدر تعجب کی بات ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب یہ پیشگوئی شائع فرمائی۔ اس وقت تو مخالفین یہ کہتے تھے کہ:

"جناب مقدس مرزا صاحب نے دوبارہ زلزلہ آنے کی خبر دی ہے۔ مگر ساتھ ہی یہ بھی فرمایا ہے۔ کہ مجھے علم نہیں دیا گیا۔ کہ ایسا حادثہ کب ہوگا"۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ صفحہ ۹۰)

لیکن آج اس کے بالکل الٹ یا صرار یہ کہا جا رہا ہے۔ کہ یہ پیشگوئی صرف زلزلہ کے متعلق تھی۔ اور وُہ زلزلہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں آنا چاہیئے تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تشریحات

افسوس کہ حقیقت پر نہ پہلے غور کیا گیا۔ اور نہ اب کیا جا رہا ہے۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس پیشگوئی کی تشریح میں یہاں تک لکھ دیا ہے۔ کہ:۔

ممکن ہے زلزلہ نہ ہو

"ہم نے اس جگہ ظن غالب کے طور پر زلزلہ کے معنی کئے ہیں۔ ورنہ ممکن ہے۔ کہ یہ اضطراب کسی اور حادثہ کی وجہ سے ہو۔ زلزلہ نہ ہو۔ یا اس اضطراب سے کوئی اور آفت مُراد ہو"۔ (صفحہ ۹۴)

کوئی اور شدید آفت

پھر فرماتے ہیں:۔

"ممکن ہے۔ کہ قدیم سنت اللہ کے موافق ان الفاظ سے کوئی اور ایسی شدید اور خارق عادت اور سخت تباہی ڈالنے والی آفت مراد ہو۔ جو زلزلہ کا رنگ اور خاصیت اپنے اندر رکھتی ہو۔ کیونکہ خدا تعالےٰ کے کلام میں استعارات بھی اکثر پائے جاتے ہیں جن سے اہل علم کو انکار نہیں"۔ (صفحہ ۹۴)

خارق عادت آفت

پھر تحریر فرمایا ہے:۔

"ظن غالب کے طور پر زلزلہ سے مراد ہماری پیشگوئیوں میں زلزلہ ہی ہے۔ اور اگر وُہ نہ ہو۔ تو ایسی خارق عادت آفت مُراد ہے۔ جو زلزلہ سے شدید مشابہت رکھتی ہو اور پورے طور پر زلزلہ کا رنگ اس کے اندر موجود ہو"۔ صفحہ ۹۵

زلزلہ کے رنگ کی کوئی اور آفت

اس سے قبل اسی سلسلہ میں یہ بھی رقم فرما چکے ہیں:۔ "اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ اس آئندہ پیشگوئی میں بھی پہلی پیشگوئی کی طرح بار بار زلزلہ کا لفظ ہی آیا ہے۔ اور کوئی لفظ نہیں آیا۔ اور ظاہری معنوں کا بہ نسبت تاویلی معنوں کے زیادہ حق ہے۔ لیکن جیسا کہ تمام انبیاء ادب ربوبیت اور ادب وسعت علم باری ملحوظ رکھتے رہے ہیں۔ اس ادب کے لحاظ سے اور سنت اللہ کو مدنظر رکھ کر یہ کہنا پڑتا ہے۔ کہ اگرچہ بظاہر لفظ زلزلہ کا آیا ہے۔ مگر ممکن ہے۔ کہ وُہ کوئی اور آفت ہو جو زلزلہ کا رنگ اپنے اندر رکھتی ہو۔ مگر نہایت شدید آفت ہو۔ جو پہلے سے بھی زیادہ تباہی ڈالنے والی ہو جس کا سخت اثر مکانات پر بھی پڑے"۔ (صفحہ ۹۱)

دوسری آفت

"ظاہر الفاظ قرآن شریف کے اور اس وحی الٰہی کے جو مجھ پر ہوئی۔ زلزلہ کی ہی خبر دیتے ہیں۔ لیکن سنت اللہ ہمیں مجبور کرتی ہے۔ کہ تاویلی احتمال بھی پیش نظر رہے اللہ تعالےٰ قرآن شریف میں ایک قوم کے لئے ایک جگہ فرماتا ہے

زلزلوا زلزالا شدیدا یعنی ان پر سخت زلزلہ آیا۔ حالانکہ ان پر کوئی زلزلہ نہیں آیا تھا۔ پس دوسری آفت کا نام اس جگہ زلزلہ رکھا گیا۔" (صفحہ ۹۴)

تشریحات کا خلاصہ

ان تشریحات سے روز روشن کی طرح ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کسی موقعہ پر بھی اس پیشگوئی کو صرف زلزلہ کے رنگ میں پورے ہونے پر منحصر نہیں کیا۔ بلکہ بار بار پیشگوئیوں کے متعلق سنت اللہ کی طرف توجہ دلائی۔ زلزلہ کی بجائے کوئی اور آفت بتائی۔ اور زلزلہ سے شدید مشابہت رکھنے والی آفت قرار دی ہے۔ اور موجودہ جنگ کو زلزلہ سے جو شدید مشابہت ہے۔ وہ اتنی واضح اور اس قدر نمایاں ہے۔ کہ اس کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت ہی نہیں۔ کیونکہ کوئی عقل و ہوش رکھنے والا انسان اس سے انکار نہیں کرسکتا ؛

صریح ہٹ دھرمی

ان حالات میں اس پیشگوئی کو زلزلہ کے ساتھ مخصوص قرار دینا صریح ہٹ دھرمی اور خواہ مخواہ کی ضد نہیں۔ تو اور کیا ہے ؛

زندگی میں پیشگوئی کیوں پوری نہ ہوئی

باقی رہا یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس پیشگوئی کے اپنی زندگی میں پورے ہونے کا ذکر کیا۔ لیکن بعد میں آپ نے اس بارے میں اعلان فرما دیا کہ

"پہلے یہ وحی الہٰی ہوئی تھی۔ کہ وہ زلزلہ جو نمونہ قیامت ہوگا بہت جلد آنے والا ہے۔ مگر بعد اس کے میں نے دعا کی کہ اس زلزلہ نمونہ قیامت میں کچھ تاخیر ڈال دی جائے۔ اس دعا کا اللہ تعالےٰ نے اس وحی میں خود ذکر فرمایا۔ اور جواب بھی دیا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے رب اخر وقت ھذا۔ اخرہ اللہ الی وقت مسمی یعنی خدا نے دعا قبول کرکے اس زلزلہ کو کسی اور وقت پر ڈال دیا ہے۔"

(حقیقۃ الوحی)

پس التوا کے اس اعلان کے باوجود مولوی ثناء اللہ صاحب کا یہ مطالبہ بالکل نادرست ہے کہ یہ پیشگوئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں کیوں پوری نہیں ہوئی۔

پیشگوئی پوری ہوگئی

حقیقت یہ ہے کہ واقعات اور حالات نے اس پیشگوئی کی صداقت اس وضاحت اور صفائی کے ساتھ ثابت کردی ہے۔ کہ کوئی حق پسند انسان انکار نہیں کرسکتا۔ ہاں وہ جس نے ہر بات کی مخالفت کرنا اپنا فرض قرار دے لیا ہو۔ اور جسے اس بات کی پرواہ نہ ہو۔ کہ جو کچھ وہ کہہ رہا ہے اسے معقولیت سے کس قدر تعلق ہے۔ اس کی اور بات ہے ؛

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

مسلمانوں کے علماء اور گدی نشینوں کی حالت

"اس ملک کے گدی نشین اور پیرزادے دین سے ایسے بے تعلق اور اپنی بدعات میں ایسے دن رات مشغول ہیں۔ کہ ان کو اسلام کی مشکلات اور آفات کی کچھ بھی خبر نہیں۔ انکی مجالس میں اگر جاؤ تو بجائے قرآن شریف اور کتب حدیث کے طرح طرح کے تنبورے اور سارنگیاں اور ڈھولکیاں اور قوال وغیرہ اسباب بدعات نظر آئیں گے۔ اور پھر باوجود اس کے مسلمانوں کے پیشوا ہونے کا دعوے اور اتباع نبوی کی لاف زنی۔ اور بعض ان میں سے عورتوں کا لباس پہنتے ہیں۔ اور ہاتھوں میں مہندی لگاتے ہیں۔ اور چوڑیاں پہنتے ہیں۔ اور قرآن شریف کی نسبت اشعار پڑھنا اپنی مجلسوں میں پسند کرتے ہیں۔ یہ ایسے پرانے زنگار ہیں۔ جو خیال نہیں آسکتا۔ کہ دور ہوسکیں۔ تاہم خدا تعالےٰ اپنی قدرتیں دکھائیگا۔ اور اسلام کا حامی ہوگا ؛ (کشتی نوح)

جھانسی میں کامیاب جلسے

بھوپال کے بعد ۱۵-۳-۴۲ کو میں اور مولوی محمد یار صاحب عارف جھانسی میں پہونچے۔ جھانسی میں صرف بابو محمد خالد صاحب رفوگرانہ کا گھرانہ احمدی ہے۔ بابو صاحب کی معرفت ہم نے معززین شہر سے ملاقات کرکے انہیں احمدیت کی تبلیغ کی۔ راجہ آتما رام صاحب وکیل نے ہماری تقاریر کا انتظام کیا۔ چنانچہ ۱۶-۳-۴۲ کو رات کے وقت شہر جھانسی میں میری تقریر ہستی باری تعالےٰ اور اس پر ایمان لانے کی ضرورت کے موضوع پر ہوئی۔ میں نے اس کے ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیاں بھی پیش کیں۔ جو عالمگیر جنگ سے تعلق رکھتی ہیں۔ اور حاضرین کو توجہ دلائی۔ کہ اللہ تعالےٰ پر حقیقی ایمان۔ توبہ اور دعا ہی دنیا کو اس عالمگیر تباہی سے بچاسکتی ہے۔ نیز میں نے تلقین کی۔ کہ اس نازک دور میں ہندو مسلمانوں کو اتفاق و اتحاد سے زندگی بسر کرنی چاہیئے۔

میرے بعد مولوی محمد یار صاحب عارف کی تقریر "موجودہ زمانہ میں امن کس طرح قائم ہوسکتا ہے" کے موضوع پر ہوئی۔ آپ نے اسلامی نظام معاشرت کے اصول پیش کرکے ثابت کیا۔ کہ صرف یہی اصول دنیا میں حقیقی امن کے قیام کا موجب ہوسکتے ہیں۔

آخر میں ڈاکٹر انزی صاحب صدر جلسہ نے جماعت احمدیہ کے کام کی تعریف کی۔ لوگوں کے اشتیاق پر دوسرے دن ۱۷-۳-۴۲ کو شہر سے ڈیڑھ میل باہر سپری بازار میں جلسہ کا انتظام کیا گیا۔ جس میں مولوی محمد یار صاحب عارف نے ہندو مسلمانوں میں اتحاد کے اصول پر تقریر کی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیغام صلح سے بعض ضروری اقتباسات پیش کئے۔ ازاں بعد میں نے اتفاق و اتحاد کے فوائد پر تقریر کی۔ ہماری تقاریر کے بعد ڈاکٹر انزی صاحب نے تقریر کی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہندو مسلم اتحاد کے متعلق پیشکردہ اصول کی تعریف کی۔

آخر میں صدر جلسہ سردار کشن سنگھ صاحب نام دھاری نے نہایت عزت کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر کیا۔ اور کہا۔ کہ میں اس جماعت کے کام سے ۱۹۲۰ء سے واقف ہوں۔ جبکہ میں افریقہ میں تھا۔ حضرت مرزا صاحب بہت بڑے خدا پرست بزرگ تھے۔ اور ان کی جماعت کی ہندو مسلم اتحاد کے متعلق کوشش نہایت ہی قابل تعریف ہے ؛ خاکسار محمد نذیر مبلغ سلسلہ احمدیہ قادیان

سر سٹیفورڈ کرپس کی سکیم پر لیکچر

قادیان یکم اپریل۔ آج بعد نماز مغرب مسجد اقصیٰ میں باہتمام مجلس ارشاد جناب ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے نے بصدارت جناب خان بہادر چوہدری نعمت خان صاحب ریٹائرڈ سشن جج سر سٹیفورڈ کرپس کی سکیم کے متعلق بہت دلچسپ لیکچر دیا۔ جس میں دلائل اور واقعات کے رو سے ثابت کیا۔ کہ جو تجاویز سر سٹیفورڈ کرپس نے پیش کی ہیں۔ وہ منصفانہ معقول اور مفید ہیں۔ نیز ان اعتراضات کا بودا پن بھی ثابت کیا۔ جو اس سکیم کے خلاف پیش کئے جارہے ہیں۔

آخر میں آپ نے بتایا کہ دو ہی صورتیں ہوسکتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ اس سکیم کو قبول کرلیا جائے۔ (اور اہل ہند کا فائدہ قبول کرنے میں ہی ہے) یا رد کردیا جائے۔ اگر رد کردیا گیا تو جیسا کہ سر سٹیفورڈ کرپس نے کہا ہے پھر جنگ کے خاتمہ تک کوئی سکیم پیش نہ کی جائے گی۔ اور جنگ کے خاتمہ کی بھی دو ہی صورتیں ہوسکتی ہیں۔ اگر انگریز ہار گئے۔ تو پھر جاپانی اہل ہند کو آزادی دینے کی بجائے کچھ اور ہی دیں گے۔ اور اگر انگریز جیت گئے۔ تو پھر آزادی کے متعلق گفتگو کا اور انداز ہوگا

لیکچر کے خاتمہ پر آپ نے فرمایا۔ یہ جو انقلابات آرہے ہیں۔ یہ ۴۲

۴۲ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا نتیجہ ہے۔ اور ہمیں امید ہے۔ کہ ہم ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم پر چلتے ہوئے لوگوں کی اس بارے میں بھی راہنمائی کریں گے ؛ نو بجے دعا پر جلسہ ختم ہوا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دُنیا پر احسانات

احسان ناشناسی کا مرض

اللہ تعالےٰ کی طرف سے فطرتِ انسانی میں یہ بات مرکوز کر دی گئی ہے۔ کہ وُہ اپنے محسن و مربی کی ممنونِ احسان ہو۔ اس کے احکام کی تعمیل اور اس کی رہنمائی کو اپنے لئے باعثِ فلاح قرار دے لیکن گردوپیش کے بُرے اثرات اور انسان کی بداعمالیاں اس فطرتِ صحیحہ کو ایسا مسخ کر دیتی ہیں۔ کہ انسان اپنے محسن کو دُشمن اور اپنے سچے خیر خواہ کو عدو سمجھ کر اس سے کوسوں دُور بھاگنے لگ جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے انبیاء جب ہدایت خلق کے لئے دُنیا میں تشریف لاتے ہیں۔ تو اگرچہ وُہ مخلوقِ الٰہی کی بھلائی کے لئے اپنے دل میں اس قدر تڑپ رکھتے ہیں۔ جس کا صحیح اندازہ لگانا انسانی طاقت سے بالا ہوتا ہے۔ پھر بھی اکثر لوگ ان کی باتوں پر کان نہیں دھرتے۔ اور ان کے خلاف سارا زور صرف کرنے لگ جاتے ہیں۔ رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر بنی نوع انسان کا کون خیر خواہ ہو سکتا ہے۔ خود اللہ تعالےٰ نے آپ کے متعلق فرماتا ہے۔ لعلّک باخعٌ نفسک الّا یکونوا مؤمنین (شعراء ع ۱) کہ اے نبی شائد تو اسی غم میں اپنے آپ کو ہلاک کر دے گا۔ کہ یہ لوگ کیوں مومن نہیں ہوتے۔

پھر فرمایا:- عزیزٌ علیہ ما عنتّم حریصٌ علیکم بالمؤمنین رءوفٌ رحیم (توبہ ع ۱۶) یعنی اے بنی نوع انسان تمہاری ذرا سی تکلیف بھی ہمارے اس نبی پر بہت گراں گزرتی ہے۔ یہ تمہاری ترقی کا خواہاں اور تم پر شفقت اور رحم کرنے والا ہے۔ مگر ایسے عظیم الشان رسول کو بھی بدقسمت لوگوں اور تاریکی کے فرزندوں نے اپنا دُشمن سمجھا۔ اور آپ کو ہر ممکن تکلیف پہنچانے میں دریغ نہ کیا۔

موجُودہ زمانہ میں جب اللہ تعالےٰ نے اپنی مخلوق کی بہتری اور بھلائی کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعُوث فرمایا۔ تو جس طرح ہر نبی دُنیا پر عظیم الشان احسانات کرتا ہے۔ آپ نے بھی ہر قوم اور ہر مذہب کے لوگوں پر احسانات کئے۔ مگر افسوس ان احسانوں کی قدر نہ کی گئی۔ اور آپ کو اپنا دُشمن سمجھ کر مخالفت پر کمر باندھ لی گئی۔ تاہم سعید الفطرت لوگوں نے فائدہ اٹھایا اور ایسے ہی لوگوں کے لئے ذیل میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عظیم الشان احسانوں میں سے چند ایک کا ذکر کیا جاتا ہے:۔

عیسائیت پر احسان

ایک بہت بڑا احسان حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس قوم پر کیا۔ جس کا دُنیا کے کثیر حصہ پر قبضہ ہے۔ اور جسے دُنیا میں وھم من کلّ حدبٍ ینسلون (انبیاء) کے مطابق ہر طرح غلبہ اور تفوّق حاصل ہے۔ اس مذہب کی ساری بنیاد اس امر پر ہے۔ کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کو خدا نے اپنے ماننے والوں کے گناہوں کی پاداش میں صلیب پر موت دی۔ اور اس طرح تمام عیسائیوں کو گناہ سے پاک کر دیا۔ مگر یہ عقیدہ نہ صرف عقلی طور پر سراسر غلط اور ناقابلِ تسلیم ہے۔ بلکہ نقلی طور پر بھی اس میں کوئی صداقت نہیں پائی جاتی۔ حتّٰی کہ خود بائیبل کے رُو سے بھی درست قرار نہیں دیا جا سکتا۔ کیونکہ اگر یہ مان لیا جائے۔ کہ حضرت مسیح نے صلیب پر جان دی۔ تو ان کی ذات پر خطرناک حملہ ہوتا ہے۔ کیونکہ بائیبل میں صاف لکھا ہے۔ "وُہ جو پھانسی دیا جاتا ہے۔ خدا کا ملعون ہے" (استثناء ۲۱/۲۳)

لیکن باوجُود اس کے عیسائی صاحبان یسُوع مسیح کے متعلق یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ یہُود نامسعُود نے ان کو صلیب پر لٹکا کر مار ڈالا۔ اور اس طرح انہیں اپنی کم عقلی اور جہالت سے (نعوذ باللہ) "لعنتی" قرار دیتے ہیں۔ عیسائیوں کو یہ ٹھوکر ابتدائی زمانہ میں ہی لگی۔ چنانچہ پولوس نے اپنے ایک خط میں لکھا۔ "مسیح نے ہمیں مول لے کر شریعت کی لعنت سے چھڑایا۔ کیونکہ لکھا ہے جو کوئی کاٹھ پر لٹکایا گیا سو لعنتی ہے" (گلیتون ۳/۱۳) عیسائیوں کو یہ ایسی ٹھوکر لگی۔ کہ پھر نہ سنبھل سکے۔ اور کسی نے انہیں اس خطرناک گڑھے سے بچانے کی کوشش نہ کی۔ حتّٰی کہ خدا تعالےٰ نے بطفیل رسُول کریم صلے اللہ علیہ وسلم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعُوث کیا۔ اور آپ سب سے پہلے انسان ہیں۔ جنہوں نے عیسائیوں کو اس خطرناک عقیدہ سے بچانے کی کوشش کی اور اس کے باطل ہونے کے اس قدر عقلی و نقلی دلائل دیئے۔ جنہیں کوئی رد نہیں کر سکتا حتّٰی کہ آپ نے انجیل سے بھی ثابت کر دیا۔ کہ مسیح ناصری صلیب پر فوت نہیں ہُوئے۔ بلکہ ان کا رفع دُنیا سے اسی طرح ہُوا جس طرح تمام انبیاء کا ہوتا رہا ہے۔ حضور علیہ السلام لعنت کے مفہوم کی تشریح کرتے ہُوئے فرماتے ہیں:۔

"باتفاق تمام اہلِ زبان لعنت کا مفہُوم دل سے تعلق رکھتا ہے۔ اور اس حالت میں کسی کو ملعون کہا جائے گا جبکہ حقیقت میں اس کا دِل خدا سے برگشتہ ہو کر سیاہ ہو جائے اور خدا کی رحمت سے بے نصیب اور خدا کی محبت سے بے بہرہ اور خدا کی معرفت سے بکلی تہیدست اور خالی اور شیطان کی طرح اندھا اور بے بہرہ ہو کر گمراہی کے زہر سے بھرا ہو۔ ...... اب ظاہر ہے۔ کہ ملعون کا مفہوم ایسا پلید اور ناپاک ہے کہ کسی طرح راستباز پر جو کہ اپنے دِل میں خدا کی محبت رکھتا ہے۔ صادق نہیں آسکتا۔ افسوس کہ عیسائیوں نے اس اعتقاد کے ایجاد کرنے کے وقت لعنت کے مفہُوم پر غور نہیں کی۔ ورنہ ممکن نہ تھا۔ کہ وُہ لوگ ایسا خراب لفظ مسیح جیسے راستباز کی نسبت استعمال کر سکتے"۔ (مسیح ہندوستان میں صفحہ ۱۶)

منجملہ اور احسانوں کے یہ وُہ احسان ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عیسائیوں پر کیا یعنی انہیں بتایا۔ کہ تم سمجھتے تو یہ ہو۔ کہ یسُوع تمہیں نجات دلانے والا ہے۔ مگر میں وُہ ہوں کہ جس نے تمہارے یسُوع کو بھی ایسے اتہام سے نجات دی۔ پس ایسا عظیم الشان انسان جو عیسائیوں کا حقیقی محسن ہے۔ اس بات کا مستحق ہے کہ تمام عیسائی دُنیا اس کے احسان کی قدر کرے:۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عیسائیوں پر اور بھی بہت سے احسانات کئے ہیں۔ مگر تفصیل کی گنجائش نہ ہونے کی وجہ سے سب سے بڑے احسان کا ذکر کیا گیا ہے۔

ہندوؤں پر احسان

ہندو قوم پر بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے احسانات کئے ہیں۔ جن میں سے ایک بہت بڑا احسان یہ ہے۔ کہ آپ نے ان کے بزرگوں حضرت کرشن اور رام چندر جی کو زمرۂ انبیاء میں شامل کیا اور ان کی نبوت کو تسلیم کیا ہے۔ حضرت اقدس کی بعثت سے قبل مسلمانوں میں سے شائد ہی کوئی فرقہ یہ تسلیم کرتا ہو۔ کہ حضرت کرشن اور حضرت رام چندر جی خدا کے نبی تھے۔ بلکہ عام طور پر مسلمان ان کی صداقت اور راستبازی کے بھی قائل نہ تھے۔ اور ان کے متعلق اچھے خیالات نہ رکھتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالےٰ کی صفاتِ ربوبیّت۔ رحمانیت اور رحیمیّت کو پیش کرتے ہُوئے بتایا کہ عالم جسمانی میں جس طرح خدا اپنا سُورج ہر جگہ روشن کرتا ہے۔ اپنا رزق ہر جاندار کو بقدر مراتب پہنچاتا ہے۔ اس طرح اس کی سنت سے یہ بھی بعید ہے۔ کہ وُہ ایک ملک کو تو اپنی رحمتوں سے مخصُوص کرے۔ مگر دوسرے ممالک ہندوستان چین۔ جاپان اور ایران کو چھوڑ دے۔ اس اصل کے ماتحت آپ نے بتایا۔ کہ ہندوستان میں بھی خدا کے نبی مبعُوث ہُوئے۔ اور حضرت کرشن اور حضرت رام چندر جی اپنے زمانہ کے نبی تھے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"یہی اصُول ہے۔ جو قرآن نے ہمیں سکھلایا ہے اسی اصول کے لحاظ سے ہم ہر ایک مذہب کے پیشوا کو جن کی سوانح اس تعریف کے نیچے آگئی ہیں۔ عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ گو وُہ ہندوؤں کے مذہب کے پیشوا ہوں یا فارسیوں کے مذہب کے یا چینیوں کے مذہب کے یا یہودیوں کے مذہب کے یا عیسائیوں کے مذہب کے" (تحفۂ قیصریہ صفحہ ۶)

اگرچہ ابتداء میں مسلمانوں نے آپ کی اس تعلیم کو پسندیدگی کی نگاہ سے نہ دیکھا۔ مگر شائستہ کش اور مخالفین نے بھی اس کو قبول کر لیا اور مسلمان اہلِ قلم صاحبان نے اس اصل کو اپنا لیا۔

سلسلۂ عالیہ احمدیہ کے مشہُور مخالف مولوی ظفر علی صاحب آف "زمیندار" لکھتے ہیں:۔

"کوئی قوم اور کوئی ملک ایسا نہیں جس کی برائیوں کی اصلاح کے لئے خدائے بزرگ و برتر نے خاص خاص اوقات میں اپنا کوئی برگزیدہ بندہ یا مرسل یا مامُور کے طور پر مبعوث نہ کیا ہو۔ سری کرشن جیسوں کے اسی عالمگیر سلسلہ سے تعلق رکھتے تھے" (دیر تاب لاہور ۲۹ اگست ۲۸ء)

اسی طرح خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی نے لکھا:۔

سری کرشن بھی ہندوستان کے ہادی تھے۔ ان کو بھی ایک بڑی اور اعلیٰ قوم کی رہبری کے لئے مامور کیا گیا۔"

(کرشن بیتی صفحہ ۳۹)

یہ وہ عظیم الشان احسان ہے جو آپ نے ہندو قوم پر کیا۔ ہندو قوم ساری عمر کی جدوجہد سے بھی اپنے بزرگوں کو مسلمانوں میں وہ درجہ نہیں دلاسکتی تھی۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تھوڑے سے عرصہ میں قائم کردیا۔

سکھوں پر احسان

سکھوں پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ احسان کیا۔ کہ آپ نے مسلمانوں کے دلوں میں حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کی حقیقی عزت قائم کردی۔ آپ نے چولہ باوا نانک کی اصلیت آشکارا کرتے ہوئے گرنتھ صاحب کے حوالجات سے اور عقلی و نقلی نیز تاریخی لحاظ سے یہ بات ثابت کردی۔ کہ حضرت باوا صاحب سچے مسلمان تھے۔ اس حقیقت کے انکشاف نے سکھوں اور مسلمانوں کے لئے اتحاد کا زریں موقعہ پیدا کردیا۔ وہ مسلمان جو پہلے حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کو دائرہ اسلام سے خارج اور بے دین خیال کرتے تھے۔ اب کھلے بندوں ان کے پاک اور راستباز ہونے کی گواہی دے رہے ہیں۔ چنانچہ تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ کہ اخبار "شہباز" میں "گرونانک جی" کے عنوان سے ایک صاحب "صائب عاصمی" کی طرف سے حسب ذیل قطعہ شائع ہوا ہے:۔

آگاہ درون پردہ اسرار تھا نانک
مئے خانۂ توحید کا مے خوار تھا نانک
حق بات کے کہنے میں جھجکے باک نہیں
اسلام کا اک پرستار تھا نانک

(اخبار شہباز لاہور ۱۸ مئی ۱۹۴۱ء)

پس سکھ صاحبان کا مسلمانوں سے متحد ہوجانا کوئی مشکل امر نہیں۔ مگر افسوس کہ وہ بعض سیاسی اغراض کے ماتحت ہندوؤں کی طرف جھکے ہوئے ہیں۔ لیکن ہندوؤں کے دلوں میں ان کی کہاں تک قدر و قیمت ہے۔ آپ سکھوں کے مشہور اخبار "شیر پنجاب" کی زبانی سن لیجئے معزز معاصر لکھتا ہے۔ "سکھ دھرم کے خلاف مسلمانوں کی نسبت سو گنا زیادہ ہندوؤں کے دلوں میں کینہ۔ حسد۔ تعصب اور بغض بھرا ہوا ہے۔" (شیر پنجاب لاہور ۹ مارچ ۱۹۴۱ء)

ساری دنیا پر احسان

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ساری دنیا پر احسان کیا۔ جبکہ اہل دنیا کو اس خدا کا پتہ دیا۔ جو زندہ قادر اور اپنے بندوں سے کلام کرنے والا خدا ہے۔ آپ سے پہلے بھی لوگ خدا پر ایمان رکھتے تھے۔ مگر رسمی طور پر۔ وہ دعاؤں کی لذت اور عبادات کی رُوح سے ناآشنا تھے۔ ان کے دل خدا کی محبت سے بیگانہ تھے انہیں یہ معلوم بھی نہ تھا۔ کہ اب بھی خدا اپنے پیارے بندوں سے ہمکلام ہوسکتا ہے۔ اور انہیں الہامات اور کشوف سے نوازتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مبعوث ہوکر ارشاد فرمایا ؎

بن دیکھے کس طرح کسی مہ رخ پہ آئے دل
کیونکر کوئی خیالی صنم سے لگائے دل
دیدار گر نہیں ہے تو گفتار ہی سہی
حسن و جمال یار کے آثار ہی سہی

غرض حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے از سر نو خدا پر ایمان تازہ کیا۔ اور لوگوں کو بتایا۔ کہ تمہارا خدا اب بھی زندہ ہے۔ جیسا کہ پہلے زندہ تھا۔ اور اب بھی بولتا ہے۔ جیسا کہ وہ پہلے بولتا تھا۔ اور اب بھی وہ سنتا ہے جیسا کہ پہلے سنتا تھا۔ اس کی تمام صفات ازلی ابدی ہیں۔ کوئی صفت بھی معطل نہیں۔ اور نہ کبھی ہوگی۔ اگر آج بھی کوئی شخص ان مدارج عالیہ روحانیہ تک پہنچنے کا طالب ہے۔ تو اس کے لئے کوئی روک نہیں ؎

وہ خدا اب بھی بناتا ہے جسے چاہے کلیم
اب بھی اس سے بولتا ہے جس سے وہ کرتا ہے پیار

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے چند احسانات بطور مشتے نمونہ از خروارے پیش کرکے امید ہے کہ حق پسند اصحاب ان ہولناک دنوں میں اس محسن کے آگے سر نیاز جھکا کر قدرشناسی کا ثبوت دیں گے۔ کیونکہ موجودہ ہولناک عذابوں سے نجات کا یہی واحد ذریعہ ہے۔ آپ نے فرمایا ہے ؎

صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار

خاکسار سید اعجاز احمد مولوی فاضل مبلغ سلسلہ احمدیہ قادیان

تربیت کے لئے ایک ضروری بات

یہ ایک فطری امر ہے۔ کہ انسان اپنی بُرائی اور نقص کی بات سننے کے لئے تیار نہیں۔ لیکن اگر اس کی خوبی کا ذکر کیا جائے۔ تو پھر خوش ہوتا ہے۔ ایک ایسا شخص جو زید کی بُرائی بیان کرتا ہے۔ زید اس کی شکل دیکھنے کا روادار نہیں ہوتا۔ لیکن اگر وہی شخص زید کی تعریف کرتا ہوا پایا جائے۔ تو زید کے دل میں اس کی نسبت محبت کے جذبات پیدا ہوجائینگے اور اس سے ملاقات اس کی خوشی کا موجب ہوگی۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اسلام کسی کی بُرائی اور نقص کی بات بیان کرنے سے روکتا ہے۔ اور ایسا کرنے کو گناہ قرار دیتا ہے پس تربیت کے لئے ضروری ہے کہ بجائے اس کے کہ کمزور بھائیوں اور بہنوں کے نقائص اور عیوب کا ذکر کیا جائے۔ اگر ان میں کوئی خوبی ہو۔ تو اس کا ذکر کرکے ان کو نیکی کے کام پر آمادہ کیا جائے۔ اور مایوسی کو قریب نہ آنے دیا جائے۔

بخاری شریف میں ابو سعید خدری رضؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اذا اسلم العبد فحسن اسلامه يكفر الله عنه كل سيئة كان زلفها وكان بعد ذالك القصاص الحسنة بعشر امثالها الى سبع مائة ضعف والسيئة بمثلها الا ان يتجاوز الله عنها۔ (ب اوّل ص۱۲) یعنی جب کوئی بندہ مسلمان ہوجائے۔ اور اچھی طرح مسلمان ہو۔ تو اللہ اس کا ہر گناہ اتار دے گا۔ جو وہ پہلے کرچکا تھا اور اس کے بعد حساب شروع ہوگا۔ ایک نیکی کے بدلے دس دس نیکیاں سات سو نیکیوں تک رکھی جائیں گی۔ اور بُرائی کے بدلے ویسی ہی ایک بُرائی رکھی جائے گی۔ مگر جب اللہ اس کو معاف کردے۔

اس حدیث سے صاف ثابت ہے کہ اللہ تعالےٰ تائب ہونے کے بعد بندے پر کیسی مہربانی اور شفقت کا سلوک کرنا چاہتا ہے۔ کہ جب بندہ تائب ہوکر اپنے قصوروں کی معافی چاہتا ہے۔ تو وہ بخش دیتا ہے۔ اور آئندہ ہر نیکی کے عوض ایسی دس نیکیاں سات سو نیکیوں تک ان کے اعمال نامہ میں لکھی جاتی ہیں۔ اور اگر اس سے بُرائی سرزد ہو۔ تو بُرائی کے بدلہ میں ویسی ہی ایک بُرائی اس کے اعمال نامہ میں لکھی جائے گی۔ اور وہ بھی اس صورت میں کہ اللہ اس کو معاف نہ کرے۔ اور اگر معاف کردے تو ایک بُرائی بھی نہ لکھی جائے گی۔ اور قرآن کریم کے بیان کے مطابق اللہ تعالےٰ اپنے بندے کے بہت سے قصوروں کو معاف کرتا رہتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے ويعفوا عن كثير کہ خدا تعالےٰ اپنے بندے کی بہت سی غلطیوں اور قصوروں کو معاف فرماتا رہتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ التائب من الذنب كمن لا ذنب له کہ خدا کے حضور گناہوں اور قصوروں سے سچی توبہ کرنے والا ایسا ہی ہے جیسے وہ شخص جس نے کوئی گناہ نہیں کیا۔

پس جب ہمارا خدا ایسا مہربان ہے۔ تو اس کے بندوں کو بھی تخلقوا باخلاق اللہ کے ماتحت چاہیئے۔ کہ اپنے بھائیوں سے اچھے برتاؤ سے پیش آئیں۔ اور جن بھائیوں اور بہنوں کو وہ اپنے نیک برتاؤ سے نیکی کیطرف لاسکتے ہوں۔ ان کے لئے ضرور کوشش کریں۔ خاکسار۔ قمر الدین مولوی فاضل قادیان

مولوی محمد علی صاحب کے لئے مزید ایک ہزار روپیہ انعام

الفضل کے مختلف پرچوں میں مختلف بزرگان کی طرف سے مولوی محمد علی صاحب پریذیڈنٹ انجمن اشاعت اسلام لاہور کے لئے انعامات پیش کئے جاچکے ہیں۔ میں بھی مولوی صاحب کے لئے مبلغ ایک ہزار روپیہ بطور انعام پیش کرتا ہوں۔ وہ اس طرح کہ مبلغ ۳۰۰ روپیہ بوقت مجوزہ قسم اور مبلغ ۷۰۰ روپے نقد ایک سال کے بعد اگر نتیجہ مولوی صاحب کے حق میں ہلاء اور مباہلہ سے خلاف نکلے۔ امید ہے کہ مولوی صاحب اس زریں موقعہ کو ہاتھ سے نہیں جانے دیں گے۔

ملک عبد الرحمن مالک سنٹرل فلور ملز قصور و پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ

حضرت حافظ نبی بخش صاحب رضی اللہ عنہ

میرے والد حضرت حافظ نبی بخش صاحب رضؓ جو ۲۳ مارچ ۱۹۴۲ء کو صبح ۴ بجے اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملے۔ (اناللہ وانا الیہ راجعون) ان چند خوش نصیب لوگوں میں سے تھے۔ جنہیں دعویٰ مسیح سے قبل ہی حضرت مسیح موعودؑ سے رفاقت کا شرف حاصل تھا۔ اس ضمن میں بہت سی روایات ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے اپنے اوقات کا بیشتر حصہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت میں گذارا کرتے تھے۔ اس محبت و لطف کی ایک لمبی داستان جناب والد صاحب سنایا کرتے جس کے بیان کرنے کی گنجائش نہیں اور جو دفتر تالیف میں لکھ کر دی جا چکی ہے۔ حضرت والد صاحب بھی ان چند اشخاص میں سے تھے جنہوں نے دعویٰ سے قبل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حضور عرض کیا تھا۔ کہ حضور بیعت لیں۔ لیکن حضور نے اللہ تعالےٰ کی اجازت نہ ہونے کی وجہ سے انکار فرما دیا تھا۔ اور جب حضور نے بیعت کا اعلان فرمایا۔ تو والد صاحب ملازمت پر دور جا چکے تھے۔ اس لئے فوراً بیعت نہ کر سکے۔ اور شاید ۱۸۹۳ء یا ۹۴ء میں بیعت کی۔ گو حضرت والد صاحب کی آمدنی بہت محدود تھی۔ لیکن آپ نے اقربا کے ساتھ تمام عمر اعلےٰ درجہ کا سلوک کیا۔ اور خود تنگی برداشت کر کے ہر ایک کی ضرورت کو پورا کیا۔ مہمان نوازی کی صفت آپ میں بہت نمایاں تھی۔ آخری چھ سال آپ نے بیماری میں کاٹے۔ اور شدید بیماری کہ جس کی وجہ سے آپ دن رات چارپائی پر پڑے رہتے لیکن پھر بھی اگر کوئی مہمان مرد یا عورت رشتہ دار یا غیر رشتہ دار۔ با حیثیت یا کم حیثیت تشریف لاتا۔ تو اس کے لئے شربت چائے روٹی۔ بستر وغیرہ کا خود خیال فرماتے۔ اور جب ہم عرض کرتے۔ کہ آپ ان باتوں کی طرف توجہ نہ دیا کریں۔ کیونکہ آپ کو تکلیف ہوتی ہے۔ تو فرماتے کہ مجھے ان امور سے نہ روکا کرو۔ اور آخر دم تک اسی طرح کرتے رہے۔

آپ کا صبر بھی بے مثال تھا۔ میرے برادرم مکرم حکیم فضل الرحمٰن صاحب مبلغ افریقہ پہلی دفعہ بسلسلہ تبلیغ آٹھ سال گولڈ کوسٹ میں مقیم رہے۔ اور اب دوبارہ انہیں نائجیریا گئے نو سال کا عرصہ ہو چکا ہے۔ لیکن اس عرصہ میں آپ نے کبھی بے چینی کا اظہار نہیں کیا۔ گو بوجہ شدید بیمار ہونے کے آپ کی زبردست خواہش تھی۔ کہ اگر وہ واپس آجاتے تو ان سے مل لیتے۔ اور آپ کی اس خواہش کو دیکھ کر اکثر ملنے والے احباب نے باصرار کہا۔ کہ آپ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ سے عرض کریں۔ کہ حضور انہیں واپس بلالیں۔ لیکن آپ نے ہر دفعہ یہی جواب دیا۔ کہ حضور مجھ سے بہت بہتر طور پر منشا الٰہی سمجھتے ہیں۔ اس لئے میں کیوں عرض کروں۔ اور کیوں بزدل ہوں (۲) اپنی لمبی بیماری کے ایام میں آپ نے صبر کا بہت بڑا نمونہ دکھایا۔ ۱۹۳۵ء کے آخر میں آپ کو کاربنکل نکلا۔ جس سے آپ کو آرام تو آگیا۔ لیکن آپ کی ٹانگیں بیکار ہو گئیں۔ اس وقت سے لے کر ۲۳ مارچ ۱۹۴۲ء تک آپ چارپائی پر پڑے رہے۔ اس کے علاوہ اسی دوران میں اور مختلف عوارضات کا حملہ بھی آپ پر ہوتا رہا۔ لیکن تمام ملنے والے جانتے ہیں۔ کہ کبھی حرف شکایت آپ کی زبان پر نہ آیا۔ ہر دفعہ دریافت کرنے پر فرماتے اللہ تعالےٰ کا شکر ہے۔ اچھا ہوں۔ نیز ایسی حالت میں بھی ہر ایک ملنے والے سے نہایت خندہ پیشانی سے ملتے۔ اور خوب گھل مل کر باتیں کرتے۔

آپ کی سب سے بڑی خواہش یہ تھی۔ کہ دیار محبوب میں دم نکلے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ جنازہ پڑھائیں۔ اور محبوب کے قرب میں آخری جگہ نصیب ہو۔ اور اسی وجہ سے گذشتہ چھ سال کے عرصہ میں ایک دم کے لئے قادیان سے باہر نہ گئے۔ حالانکہ میں نے اور دیگر رشتہ داروں نے اس کے متعلق کئی دفعہ اصرار بھی کیا۔

گذشتہ تین ماہ سے آپ کی بیماری بہت بڑھ گئی تھی۔ اور اکثر اوقات ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ اب آخری وقت ہے۔ لیکن پھر حالت سنبھل جاتی۔

اس دفعہ جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ سندھ تشریف لے گئے تو ہر روز دریافت فرماتے۔ کہ حضرت صاحب کب آئیں گے۔ پچھلے جمعہ مؤرخہ ۲۰ مارچ کو دو تین دوستوں مثلاً ملک مولا بخش صاحب۔ و عبدالرحیم خانصاحب افغان سے فرمایا۔ "الوداع" انہوں نے اس امر کو معمولی سمجھا۔ کیونکہ آپ کی طبیعت بالکل سنبھل چکی تھی۔ لیکن معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ آخری سنبھالا تھا۔ آخر ۲۳ مارچ کی صبح کو ہمارا یہ شفیق باپ جس نے ساڑھے چھ سال کے عرصہ میں باوجود سخت بیماری اور نقاہت کے ایک دن بھی تہجد کی نماز ناغہ نہ کی۔ اور جو نام لے لے کر ہمارے لئے اور سلسلہ کے لئے دعائیں کرتا تھا۔ ہم سے جدا ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

ہم تمام بھائی۔ بہنیں اور دیگر رشتہ دار حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی اس ذرہ نوازی کے بہت ہی شکر گذار ہیں کہ باوجود سخت تکلیف کے حضور نے قصر خلافت میں ہی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور لمبی دعا کی۔ اور اس طرح مرحوم کی تمام خواہشات کو بھی پورا کیا۔

آپ کی لمبی بیماری کے دوران میں ہر ایک عزیز رشتہ دار اور دوست احباب نے مقدور بھر آپ کی خدمت کی۔ لیکن میری چھوٹی ہمشیرہ عزیزہ امت الحی نے تو ۱۹۳۶ء میں چھوٹی عمر میں بیوہ ہو جانے کے بعد اپنے تمام اوقات آپ کی خدمت میں صرف کر دیئے۔ اسی طرح حکیم فضل حق صاحب آف بٹالہ نے اس تمام عرصہ میں خود تکلیف برداشت کر کے آپ کا علاج نہایت محبت و شفقت سے کیا۔ اللہ تعالےٰ انہیں اور دوسرے تمام خدمت کرنے والوں کو جزائے خیر دے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ و دیگر بزرگوں سے درخواست ہے کہ وہ مرحوم کی بلندی درجات کیلئے دعا فرمائیں اور ہمارے لئے بھی کہ اللہ تعالےٰ اسی کمی کو خود ہی پورا فرمائے جو ان کی دعاؤں سے محروم ہونے کی وجہ سے واقع ہو گئی ہے۔

خاکسار۔ حبیب الرحمٰن۔ اے۔ ڈی۔ آئی آف سکولز کبیروالہ ضلع ملتان۔

پنجاب میں پلیگ کی وباء منجانب اللہ تھی

۱۶ مارچ کو اتفاق سے میرا مقام موضع دولت آباد تھا۔ وہاں کے رئیس "خانصاحب" غلام قادر خان تحصیلدار پنشنر حسب معمول اپنے ایام ملازمت کے چیدہ چیدہ واقعات سنا رہے تھے۔ میرے عقاید کا ان کو قطعاً علم نہ تھا۔ دوران گفتگو میں یہ واقعہ سنایا۔ جو بجنسہ ان کے دستخطوں سے ارسال کر رہا ہوں۔ اس شہادت کو شائع کرانے سے میرا مدعا یہ ہے۔ کہ وہ غیر احمدی صاحبان جو کہا کرتے ہیں۔ کہ اس ملک میں پلیگ کی وبا محض اتفاقی امر تھا۔ اور کہ اس کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کا کوئی تعلق نہیں۔ وہ غور کریں۔ کہ اس زمانہ کے ایک انگریز افسر اور دوسرے غیر احمدی افسر کی بے لاگ آراء کیا تھیں۔ خانصاحب موصوف نے دستخط کرتے ہوئے فرمایا کہ جس وقت مسٹر ایبٹ ڈپٹی کمشنر نے مجھ سے اس وباء کے منجانب اللہ ہونے کا ذکر کیا تھا۔ اس وقت خاص طور پر اس فقرہ کو دہرایا تھا۔ جس سے میں ان کا یہ مفہوم سمجھا تھا۔ کہ ان کے خیال کے مطابق یہ وبا طاعون غیر معمولی حالات میں نازل ہوئی ہے۔ چنانچہ اسی لئے خانصاحب موصوف نے الفاظ منجانب اللہ کے نیچے خط کھینچ دیا ہے۔

خاکسار محمد نواب خان نائب تحصیلدار ملتان

"خانصاحب" غلام قادر خان ریٹائرڈ تحصیلدار در میندار موضع دولت آباد تحصیل و ضلع ملتان بعمر ۷۱ سال نے بیان کیا۔ کہ سنہ ۱۹۰۶ء میں جب وہ قصبہ جھنگ میں نائب تحصیلدار تعینات تھے۔ تو وہاں پلیگ کی وباء بڑی شدت سے نمودار ہوئی۔ اس زمانہ میں وہاں مسٹر ایبٹ۔ آئی۔ سی۔ ایس ڈپٹی کمشنر تھے۔ انہوں نے مجھے (خانصاحب کو) پلیگ ڈیوٹی پر لگا دیا۔ کچھ عرصہ کام کرنے کے بعد جب میں ایک دن مسٹر ایبٹ صاحب سے ملاقات کرنے کے لئے ان کی کوٹھی پر گیا۔ تو اردلی کے ذریعہ کہلا بھیجا۔ کہ بوجہ پلیگ زدہ مریضوں میں کام کرنیکے میں صاحب بہادر کے کمرہ میں داخل نہیں ہونا چاہتا۔ جس پر صاحب بہادر نے بلا کر کہا۔ "غلام قادر خاں ہم بخوبی جانتے ہیں۔ کہ یہ وباء "منجانب اللہ" ہے۔ اگر منجانب اللہ نہ ہوتی۔ تو اضلاع ہوشیارپور۔ جالندھر وغیرہ میں ہم نے ایک ایک ہفتہ میں ایک ایک لاکھ روپیہ خرچ کیا ہے۔ مگر ہم اس پلیگ کی وبا کو روک نہیں سکے۔

غلام قادر بقلم خود

تبلیغ اندرون ہندوستان

مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

لائل پور

مولوی عبدالقادر صاحب نے یکم تا ۱۵-امان پندرہ اشخاص کو انفرادی تبلیغ کی۔ دو لیکچر دیئے۔ تبلیغی وفود لائلپور سے تنظیم کے ساتھ باہر دیہات میں بھیجے۔ جنہوں نے خوشکن رپورٹیں سنائیں ۱۲-امان کو گوکھووال میں ایک بہائی مبلغ سے تبادلہ خیالات کیا۔ اس تبادلہ خیالات میں وہ ایسا مرعوب ہوا کہ اس نے جو ارادہ پبلک لیکچر کا کیا ہوا تھا باوجود اعلان کرا چکنے کے پھر ملتوی کر دیا۔ اس پر مولوی عبدالقادر صاحب نے دو گھنٹہ تک پبلک میں بہائی تحریک کے خلاف تقریر کی اور بہائی مبلغ کو اعتراض کرنے کا موقعہ دیا۔ مگر وہ کچھ نہ بول سکا۔

میانی ڈوگراں

میاں محمد علی صاحب نے یکم تا ۱۵-امان پانچ مقامات کا دورہ کر کے چار تبلیغی اور تربیتی لیکچر دیئے ۵۵ اشخاص کو انفرادی تبلیغ کی۔

سندھ

مولوی غلام احمد صاحب فرخ نے ۱۶-تبلیغ تا ۸-امان پانچ مقامات کا دورہ کر کے چار لیکچر دیئے ۸۵ اشخاص کو انفرادی تبلیغ کی سات تبلیغی و تربیتی خطوط لکھے۔ قرآن مجید کا درس دیا۔ احباب جماعت کو امتحان کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں شمولیت کی تحریک کی۔ بعض احباب کو ترجمہ نماز سکھایا۔

بنگہ

گیانی واحد حسین صاحب نے ۷ تا ۱۴-امان انفرادی تبلیغ کے علاوہ ایک سردار صاحب سے تین بار تبادلہ خیالات کیا۔ حدیث شریف اور تفسیر کبیر کا درس ہر روز دیا۔ اور موجودہ جنگ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب میں سے اقتباسات بورڈ پر لوگوں کے پڑھنے کے لئے لکھوائے گئے۔

نکودر (جالندھر)

مولوی محمد حسین صاحب نے یکم تا ۱۷-امان ۱۵-مقامات کا دورہ کر کے ۱۱ تقریریں کیں۔ پانچ بار شیعہ حنفی۔ اہلحدیث صاحبان سے تبادلہ خیالات۔ ایمان اصحاب ثلاثہ، ختم نبوت صداقت حضرت مسیح موعودؑ پر کیا۔ تقاریر کے ذریعہ انفرادی طور پر ساڑھے چار صد اشخاص تک پیغام احمدیت پہنچایا۔

بہار

مولوی محمد سلیم صاحب نے ۲۵-تبلیغ تا ۱۴-امان مونگھیر اور بھاگلپور کے مختلف محلہ جات کا دورہ کر کے آٹھ لیکچر دیئے۔ تیس افراد کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی روزانہ چار مرتبہ قرآن مجید کا درس دیا۔

کلکتہ

مولوی ظل الرحمٰن صاحب نے ۱۶-تبلیغ تا ۱۴-امان چھ مقامات کا دورہ کر کے دس لیکچر دیئے۔ ۲۶-اشخاص کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ آٹھ تبلیغی و تربیتی درس دیئے۔ تحریک جدید میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کی طرف احباب کو توجہ دلائی۔

ضلع گجرات

مولوی عبدالغفور صاحب نے یکم تا ۸-امان سات مقامات کا دورہ کر کے دس لیکچر دیئے ۱۵-اشخاص کو انفرادی تبلیغ کی۔ تین درس دیئے۔ جلسہ کھاریاں میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مقام اور فیضان جاریہ پر تقریر کی

تبلیغی وفد حیدرآباد دکن

قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے یکم تا ۴-امان احمدیہ جوبلی ہال میں مسئلہ کفر و اسلام نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پیشگوئی مصلح موعود اور خلافت پر تقاریر کیں۔ احباب جماعت نے ان کے نوٹ لئے۔ مولوی محمد یار صاحب عارف نے انہی دنوں جلسہ یادگیر میں شامل ہو کر صداقت احمدیت اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اسلامی خدمات۔ ولایت میں جماعت احمدیہ کی اسلام کے لئے تبلیغی مساعی پر تقریریں کیں۔ ایک تقریر جلسہ مستورات میں کی۔ مارچ کے دوسرے ہفتہ ناگپور میں پبلک جلسہ کر کے "اسلام اور اس کی اشاعت" کے موضوع پر تقریر کی۔ مختلف معززین سے تبادلہ خیالات کر کے مسئلہ کفر و اسلام اور نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر روشنی ڈالی اور مارچ کے تیسرے ہفتہ جھانسی کے پبلک جلسہ میں قیام امن کے ذرائع پر تقریر کرتے ہوئے اسلام کے اصول بیان کئے۔ دوسرے روز کی تقریر میں ہندو مسلم اتحاد کے ذرائع بیان کرتے ہوئے بتایا۔ کہ اصل اتحاد انہیں اصول پر چل کر قائم کیا جا سکتا ہے جو پیغام صلح میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمائے ہیں۔ ۱۹ر مارچ کو مسجد احمدیہ آگرہ میں ایک تربیتی لیکچر دیا۔

جلسہ کھاریاں

یکم مارچ کے جلسہ میں مولوی غلام حیدر صاحب نے وفات مسیح پر اور مولوی عبدالغفور صاحب نے ہر دو اجلاس میں اجرائے نبوت پر مبسوط اور مؤثر تقریر کی۔ اور گیانی واحد حسین صاحب نے بھی ہر دو اجلاس میں سکھ مسلم اتحاد پر اور سکھوں مسلمانوں کے دوستانہ تعلقات پر روشنی ڈال کر ان شکوک کا ازالہ کیا۔ جو سکھوں کو مسلمانوں کے خلاف بھڑکانے کے لئے پیش کئے جاتے ہیں۔ ۲ر مارچ کے جلسہ میں مولوی عبدالغفور صاحب اور گیانی صاحب نے گذشتہ یوم کی تقاریر کا بقیہ حصہ بیان کیا۔ مولوی سعدالدین صاحب نے موجودہ جنگ کے متعلق قرآن کریم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں پر تقریر کی۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام تھا۔ مردانہ جلسہ کے بعد مستورات کے جلسہ میں استانی فضیلت بیگم صاحبہ پریذیڈنٹ لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ نے تقریر کی۔ موضع نورنگ میں بھی مستورات کے ایک جلسہ میں صاحبہ موصوفہ نے اصلاح رسوم پر تقریر کی اس کے علاوہ گیانی صاحب اور مولوی عبدالغفور صاحب نے گوڑیالہ اور موضع بھمبلہ میں پبلک تقریریں کیں۔

ڈیرہ غازی خاں

مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے یکم تا ۱۶-امان چھ مقامات کا دورہ کر کے ۲۴ تبلیغی و تربیتی درس دیئے۔ موضع تونسہ میں تین دن تک مولوی محمد بخش شاہ صاحب سے کامیاب مناظرہ کر کے ہزاروں آدمیوں پر اتمام حجت کیا۔ ۱۵-اشخاص کو انفرادی تبلیغ کی۔ نظارت ہائے بیت المال و تعلیم و تربیت کے متعلقہ امور سرانجام دیئے۔

جلسہ گورسیاں

تبلیغی پبلک جلسہ کر کے مولوی عبدالرحیم صاحب نے پیغام احمدیت پہنچاتے ہوئے۔ امن اور سلامتی کا پیغام لوگوں تک پہنچایا۔ اس جلسہ میں کثرت سے غیر احمدی معززین شامل ہو کر مستفید ہوئے۔ (ناظم نشر و اشاعت)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

واشنگٹن۔ ۳۱؍مارچ۔ جنرل مارشل نے آج ایک تقریر کے دوران میں اس بات کا انکشاف کیا کہ امریکہ عنقریب جاپان پر بہت بڑا حملہ کرنے والا ہے۔ آپ نے کہا۔ امریکہ دشمن پر حملہ کرنے کے لئے اپنی تمام طاقتیں متحد کر رہا ہے۔ اس حملہ کے لئے پورے عزم و حوصلہ کی ضرورت ہے۔ کیونکہ یہ حملہ بعید اہمیت رکھے گا۔ اور دُور رس نتائج کا حامل ہوگا۔

دہلی۔ ۳۱؍مارچ۔ آج صبح ایک پریس کانفرنس میں سر سٹیفورڈ کرپس سے پوچھا گیا کہ آپ کہتے ہیں۔ تمام پولٹیکل پارٹیوں میں اتفاق ہو جائے تو سب کچھ مل سکتا ہے۔ اگر ساری پارٹیاں مشترکہ طور پر مطالبہ کریں کہ ڈیفنس کا محکمہ ہندوستانیوں کے حوالے کر دیا جائے تو کیا آپ رضامند ہو جائیں گے۔ جواب میں سر سٹیفورڈ نے کہا۔ کہ یہ محکمہ کسی صورت میں بھی ہندوستانیوں کے حوالے نہیں کیا جا سکتا۔

میمیو۔ ۳۱؍مارچ۔ ایک اعلان مظہر ہے کہ اپراوتی کے محاذ پر پہلی جنگ میں برطانوی ٹینکوں نے جاپانیوں کو پسپا کر دیا ہے۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ جاپانی اب پروم کے نزدیک ہیں۔ جو برما کے تیل کے چشموں کو جانیوالی سڑک اور ریل کے مقام اتصال پر واقع ہے۔ ٹانگو ابھی تک چینیوں کے قبضہ میں ہی ہے۔ اور یہاں گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے۔

لنڈن۔ ۳۱؍مارچ۔ وزارت بحری کا ایک اعلان مظہر ہے کہ رُوس کے لئے امریکی اور برطانی سامان جنگ لے جانے والے جہازی قافلہ پر جرمن آبدوزوں اور تباہ کن جہازوں نے حملہ کیا۔ اسپر جرمن اور برطانوی جنگی بیڑوں میں زبردست جنگ ہوئی۔ جس میں ایک جرمن تباہ کن جہاز اور تین آبدوزیں غرق ہو گئیں۔ برطانیہ کا کوئی نقصان نہیں ہوا۔

لنڈن۔ ۳۱؍مارچ۔ روس کے بارے میں آمدہ تازہ ترین اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ موسم بہار کی آمد کے ساتھ اگرچہ جرمنوں کی طرف سے شدید مقابلہ کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ مگر اس کے باوجود رُوسی فوج آہستہ آہستہ بڑھتی جا رہی ہے لینن گراڈ کے علاقہ میں ایک اہم مقام پر رُوسیوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ یہاں ۲½ ہزار جرمن افسر اور سپاہی کام آئے۔ کالی نن اور سمولنسک کے محاذ پر بھی رُوسیوں نے ایک مضبوط مورچہ پر قبضہ کر لیا۔ اور بہت سا جنگی سامان برباد کر دیا۔

کولمبو۔ ۳۱؍مارچ۔ آج دوپہر کیوقت یہاں ہوائی حملے کا الارم ہوا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ الارم ہوتے ہی لوگ اپنے کام کاج چھوڑ کر فوراً پناہ گاہوں میں چلے گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد خطرہ دور ہونے کا الارم دیا گیا۔ اور لوگ پھر اپنے کاروبار میں مصروف ہو گئے۔

کلکتہ۔ ۳۱؍مارچ۔ جنگی صورت حالات کے پیش نظر کلکتہ یونیورسٹی کے حکام یونیورسٹی کے بہت سے محکمہ جات کو محفوظ علاقہ میں بھیجنے کے سوال پر غور کر رہے ہیں۔

لاہور۔ ۳۱؍مارچ۔ اعلان کیا گیا ہے کہ یکم اپریل کی شام سے لے کر ۱۶؍اپریل کی صبح تک سارے صوبہ پنجاب میں روشنی پر پابندیاں عائد ہوں گی۔ روشنی پر پابندیوں کے متعلق حکومت نے ۸؍مارچ کو جو ہدایات جاری کی تھیں۔ اب بھی انہی پر عمل ہوگا۔

چنگنگ۔ ۳۱؍مارچ۔ آج جاپان کے بمبار ہوائی جہازوں کے ایک قافلہ نے لاشو کے شہر پر حملہ کرنے کی کوشش کی۔ امریکی جہازوں نے شہر کی بستیوں پر ہی ان جہازوں کو روک لیا۔ اور ایک جہاز کو تباہ کر دیا۔

نئی دہلی۔ ۳۱؍مارچ۔ سکھوں کے ایک ڈیپوٹیشن نے جو اپنا میمورنڈم سر سٹیفورڈ کرپس کو دیا ہے۔ اس میں سکیم کو ٹھکرا دیا گیا ہے۔ اور سر کرپس سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ اگر پنجاب یا کوئی دوسرا صوبہ یونین گورنمنٹ سے الگ ہوا۔ تو سکھوں کو بھی علیحدہ علاقہ دیا جائے۔

نیویارک۔ ۳۱؍مارچ۔ کینیڈا کے نام ایک براڈ کاسٹ تقریر کرتے ہوئے لارڈ بیوربروک نے کہا۔ میرا دل رُوس کے محاذ پر ہے یہ محاذ دُنیا کی تمام اقوام کی قسمت کا فیصلہ کریگا۔ آپ نے کہا۔ اتحادیوں کو دشمن پر حملہ کر دینا چاہیئے۔

جلگاؤں۔ ۳۱؍مارچ۔ کل شام جلگاؤں میں ہندو مسلم فساد ہو گیا جس میں دو آدمی ہلاک اور ڈیڑھ درجن کے قریب زخمی ہوئے۔ پولیس نے حالات پر قابو پا لیا۔ اور شہر میں دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی۔

لنڈن۔ ۳۱؍مارچ۔ وزارت بحریہ کا ایک اعلان مظہر ہے۔ کہ برطانوی جنگی جہاز "نائٹ آوڈ" دشمن کے حملہ سے غرق ہو گیا ہے۔ ہلاک شدگان کے اقرباء کو اس حادثہ کی اطلاع دیدی گئی ہے۔

واشنگٹن۔ ۳۱؍مارچ۔ انٹر امریکن ڈیفنس بورڈ کے اجلاس میں افتتاحی تقریر کرتے ہوئے کرنل ناکس نے اس بات پر زور دیا۔ کہ شمالی اور جنوبی امریکہ کی طرف جنگ کا خطرہ بڑے زور سے بڑھ رہا ہے۔ یہ پہلا موقعہ ہے۔ کہ انٹر امریکن ڈیفنس بورڈ نے مغربی کرۂ ارض کی حفاظت کے لئے اس قسم کا قدم اٹھایا ہے۔ امریکن بیڑے کے کمانڈر انچیف نے بیان کیا کہ ۷؍دسمبر سے بحیرہ اوقیانوس میں اس وقت تک ۹۸ اتحادی جہاز غرق ہو چکے ہیں۔ آبدوز کشتیوں کے خلاف انسدادی کارروائیاں جاری ہیں۔ اور کوشش کی جا رہی ہے کہ اُن سے بحیرہ اوقیانوس کو صاف کر دیا جائے۔

کٹک۔ ۳۱؍مارچ۔ اُڑیسہ گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ اُڑیسہ کے ساحلی علاقوں میں رہنے والے وہ لوگ جنہیں وہاں کوئی کام نہیں اندرونی علاقوں میں چلے جائیں۔ اگر ایسی صورت پیدا ہو جائے کہ جنگ کی وجہ سے کٹک میں حکومت کا کام چلانا ناممکن ہو جائے۔ تو اس صورت میں پراونشل گورنمنٹ کو سانبھل پور میں منتقل کر دیا جائیگا۔ اس سلسلہ میں ابتدائی انتظامات شروع کر دیئے گئے ہیں۔

کراچی۔ ۳۱؍مارچ۔ حکومت سندھ نے ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت گندم کی زیادہ سے زیادہ تھوک قیمت ۵ روپے ۱۳ آنے۔ اور خوردہ ۶ روپے فی من مقرر کر دی ہے۔ نیز دوکانداروں کو تنبیہ کی ہے۔ کہ وہ اپنے ذخائر کو پبلک سے بچا کر نہ رکھیں۔ نیز ضبط قائم رکھنے کے لئے ایک افسر بھی مقرر کر دیا ہے۔

دہلی۔ ۳۱؍مارچ۔ سنٹرل اسمبلی میں ایک سوال کے جواب میں جنرل سر ایلن ہارٹلے نے کہا۔ اس سوال پر کہ ایسی خبریں دشمن کے پاس نہ پہنچنے پائیں جو اس کے لئے فائدہ کا موجب ہوں۔ حکومت پُوری توجہ سے غور کر رہی ہے اور امید کی جاتی ہے۔ کہ اس کے متعلق عنقریب ایک اعلان شائع کیا جائیگا عام تباہی کی پالیسی پر ہندوستان میں عمل نہیں کیا جائے گا۔

چنگنگ۔ ۳۱؍مارچ۔ چین کے ایک سرکاری کمیونک میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ جاپانیوں نے ٹونگو شہر کے بیچ میں سے گزرنے والی ریلوے لائن کے ساتھ ساتھ کی چوکیوں سے چینیوں کو منتشر کرنے کیلئے زہریلی گیس استعمال کی ہے۔

ملبورن۔ ۳۱؍مارچ۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ کل دشمن نے ڈارون کی بندرگاہ پر حملہ کیا۔ جس کے نتیجہ میں کچھ مالی و جانی نقصان ہوا۔ اتحادی ہوائی جہازوں نے نیو گنی کی دو بندرگاہوں پر بم باری کی۔ جس سے کئی عمارتوں کو آگ لگ گئی۔

لاہور۔ ۳۱؍مارچ۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ حکومت اس شخص کے سفر کا خرچ خود برداشت کریگی جو کسی ایسے زخمی ہندوستانی رشتہ دار سے ملنا چاہتا ہو جو سمندر پار سے ہندوستان کے کسی ہسپتال

(عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی)